

غلطی سے زکوٰۃ زیادہ دیدینا

مسئلہ (۸۵): اگر کسی شخص کے ذمہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی مقدار تھوڑی بنتی ہو، اور اس نے غلطی سے زیادہ زکوٰۃ دیدی، تو اس کے لئے یہ گنجائش ہے کہ وہ اس زائد مقدار کو آئندہ سال کی زکوٰۃ میں شمار کر لے^(۱)، اور اگر اس زائد مقدار کو نفلی صدقہ تصور کرے، اور آئندہ سال کی زکوٰۃ اپنے وقت پر الگ حساب لگا کر ادا کرے، تو بھی حرج نہیں، بلکہ یہ زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔^(۲)

- من الاصل ولا حاصلًا بسببه فإنه يضم إلى الاصل عندنا .

(۲/۹۶، کتاب الزکوٰۃ، ما بشرط له الحول من الأموال، مراقی الفلاح: ص: ۲۶۲، کتاب الزکوة، مجمع الأنهر: ۱/۳۰۷، باب زکاة الذهب والفضة والعروض، الفتاویٰ الہندیة: ۱/۱۷۵، کتاب الزکوة، تبیین الحقائق: ۲/۶۲، الدر المختار: ۳/۱۹۷، باب زکاة الغنم) (فتاویٰ محمودیہ: ۹/۳۳۹)

الحجة على ما قلنا :

(۱) ما فی "المحیط البرہانی" : ولو كان عند رجل أربع مائة درهم، فظن أن عنده خمس مائة درهم فأدى زکوٰۃ خمس مائة درهم ثم ظهر أن عنده أربع مائة، فله أن يحتسب الزيادة للسنة الثانية، لأنه أمکن أن يعجل الزيادة تعجيلاً .

(۳/۳۳۵، الفصل التاسع فی المسائل المتعلقة بمعطى الزکوة، الفتاویٰ الہندیة: ۱/۱۷۶، کتاب الزکوة، قبل الباب الثانی الفصل الأول، البحر الرائق: ۲/۳۹۲، کتاب الزکوة، زکوة الحملان والفصلان والعجاجیل)

(۲) ما فی "الحديث النبوی" : عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : " من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله إلا الطيب ، فإن الله يتقبلها بيمينه ثم يربها لصاحبه كما يربي أحدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل " . (صحيح البخارى: ۱/۱۸۹، کتاب الزکوة، باب الصدقة من كسب طيب)